ترجمہ وتشریح رباعیاتِ عمر خیام

سوال: درج ذیل رباعی کا ترجمہ اور تشریح کیجیے۔

آن بہ کہ دریں زمانہ کم گیری دوست

با اہل زمانہ صحبت از دور نکوست

آن کس کہ بہ جملگی ترا تکیہ بدوست

چون چشم خرد باز کنی دشمنت اوست

جواب: (ترجمہ) بہتر یہی ہے کہ اس زمانے میں تم، کم لوگوں کو (اپنا) دوست بناؤ۔ (اس) زمانہ کے لوگوں کے ساتھ دور ہی کے تعلقات بہتر ہیں۔

وہ شخص جس پر تمہیں پوری طرح بھروسہ ہے، جب تم عقل وخرد کی آنکھیں کھول کر دیکھو گے تو (معلوم ہوگا کہ) وہی تمہارا دشمن (جانی) ہے۔

اس رباعی میں حکیم عمر خیام نے اپنے تلخ تجربات کی روشنی میں جو بات کہی ہے وہ یوں تو صدیوں پرانی ہے مگر آج کے دور میں بھی وہ بالکل سچی معلوم ہوتی ہے۔ ہر زمانے میں گندم نما جو فروش لوگوں کی بڑی تعداد رہی ہے۔ آدمی ایسے لوگوں کا ظاہر دیکھتا ہے اور انہیں اپنا سمجھ کر ان پر بھروسہ کر بیٹھتا ہے، لیکن وقت کے ساتھ ساتھ وہی آستین کے سانپ بن جاتے ہیں اور بیچ منجدھار میں لے جا کر ڈبو دیتے ہیں، اس لئے عقلمندی اور ہوشیاری کی بات یہی ہے کہ زمانے کے مزاج کو پہچانا جائے اور جہاں منافقت، غداری اور بے وفائی

عام ہے وہاں لوگوں سے زیادہ راہ ورسم نہ بڑھائی جائے بلکہ بس دور ہی سے صاحب سلامت رکھی جائے اور زمانے والوں کی دوستی پر آنکھیں بند کر کے بھروسہ کرنے کی بجائے ہمیشہ پھونک پھونک کر قدم اٹھایا جائے۔

سوال: درج ذیل رباعی کا ترجمہ اور تشریح کیجئے۔

گر کار تو نیک است بہ تدبیر تو نیست
ور سر بردد نیز بہ تقصیر تو نیست
تسلیم و رضا پیش کن و شاد بزی
چون نیک وبد جہاں بہ تدبیر تو نیست

جواب: (ترجمہ) اگر تمہارا کام اچھا ہے تو یہ تمہاری تدبیر کی وجہ سے نہیں ہے اور اگر گردن بھی چلی جائے تو یہ تمہارے قصور کی وجہ سے نہیں۔
تسلیم و رضا کا راستہ اختیار کرو اور خوشی خوشی زندگی گزارو اس لئے کہ دنیا میں نیک وبد (کا انحصار) تمہاری تدبیر پر نہیں ہے۔

اس رباعی میں حکیم عمر خیام نے یہ مرکزی خیال پیش کیا ہے کہ دنیا میں جو کچھ ہوتا ہے وہ اللہ ہی کی مرضی سے ہوتا ہے۔ اللہ کی مشیت میں بندے کی تدبیروں کا کوئی عمل دخل نہیں ہوتا۔ آدمی اگر اپنا سر بھی کٹا دے تو وہ نوشتہ تقدیر کو نہ بدل سکتا ہے نہ مٹا سکتا ہے، اس لئے انجام سے بے پرواہ ہو کر پورے خلوص کے ساتھ اللہ کی رضا سے راضی رہتے ہوئے اپنا کام کرنا چاہئے۔ نہ تو اپنی کامیابی پر نازاں ہونا چاہئے اور نہ ہی ناکامیوں کے لئے خود کو مجرم گردانا چاہئے، اس لئے کہ آدمی کے ذمہ تو صرف کوشش کرنا